جلد ۴ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۶ اگست ۱۹۰۱ء | نمبر ۳۲

مقدمۃ الحبل المتین

اعلیحضرت کی اسلامی خدمت

آجتک ترکی سلطنت کے کسی حکمران کیطرف سے اسلامی امور کی طرف ایسی دلی رغبت ظاہر نہیں ہوئی تھی جیسی ہمارے خلیفۃ الاسلام حضرت عبدالحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ نے ظاہر کی۔ اسلامی مدارس کی ترقی بھی انہیں کی ذات بابرکات سے ہوئی اور مشائخ وعلماء اسلام کی قدردانی کا سامان اعلیحضرت کے صرف خاص سے ہوتا ہے۔ اور اسیکا یہ نتیجہ ہے کہ ترکی سلطنت آجتک اس ہرج و مرج سے بچی رہی۔ کہ دوست تو دوست دشمنوں کو بھی اسپر نکتہ چینی کی ہمت نہیں ہوتی۔ اب سنا جاتا ہے کہ حضور خلافت پناہی نے امیر مکہ کیلئے خلعت فاخرہ، احمد راتب پاشا گورنر حجاز کیلئے زرکش جبہ۔ امیر ابن رشید کیلئے بیش بہا خلعت اور دیگر مشائخ کیلئے مختلف قسم کے تبرکات و تحائف ارسال فرمائے ہیں۔

از لطف و مدارات شود نرم آہن

آجکل روئے یورپ پر اعلیحضرت سلطان المعظم کی حکمرانی کا بیڑا اٹھایا ہے اور مادی عداوت پر اچھی طرح کمر باندھی ہے اور دشمنوں کے ساتھ عالی حوصلہ سلطان ہیں کہ ان کیساتھ بھی لطف وعنایات شاہانہ سے پیش آتے ہیں۔ کیونکہ بہ شیرین زبانی و لطف وخوشی ۔ توانی کہ پیلے بموئے کشی ۔ چند ہی روز کا ذکر ہے کہ گورنمنٹ اٹلی نے ترکی کو یہ دھمکی دی تھی کہ جہازی ایک افسر کی ہتک شان کا معاوضہ نہ دیا گیا تو ہم جنگی جہازات اسطرف روانہ کرینگے سلطان المعظم نے اس دھمکی کی کوئی پروا نہیں کی اور اٹلی اپنا سا منہ لیکر رہ گیا۔ اب اعلیحضرت نے ہز اکسلنسی فریق باشا اور دو افسروں کیساتھ اعلی نسل کے تین گھوڑے (عربی) تحفہ شاہ اٹلی کے پاس ارسال فرمائے ہیں۔ اس عنایت کا یہ ضرور نتیجہ ہوگا کہ شاہ اٹلی کو اپنی گستاخانہ کارروائی۔ اور اعلیحضرت کی فیاضی کے خیال سے سخت پشیمانی ہوگی۔

ترکی کی بحری ترقی

اعلیحضرت سلطان المعظم کی ذات بابرکات سے سلطنت ترکی کو ہر طرح ترقی حاصل ہوئی۔ لیکن موجودہ زمانہ کے لحاظ سے بحری فوج بڑھانے کی سخت ضرورت تھی۔ مگر اعلیحضرت کی بیدار مغزی اور استقلال نے یہ کمی بھی پوری کردی۔ کوئی سال ایسا نہیں گذرتا جسمیں دو چار اعلی درجہ کے جنگی جہازات تعمیر نہ ہوتے ہوں۔ حال ہی کا ذکر ہے کہ وزارت بحریہ نے ۲۰ جنگی جہازات کی تعمیر کا مصمم ارادہ کرلیا ہے اور جرمنی کے ایک مشہور کارخانہ سے اونکی تیاری کے متعلق خط وکتابت جاری ہے انکا خرچ تخمیناً ۲۰ لاکھ پونڈ ہوگا۔ خوشی کہ بری طاقت سے فراغت پاکر اب حضور سلطان المعظم نے پوری کوشش کیساتھ بحری طاقت کیطرف توجہ کی ہے اور انشاء اللہ تعالی بہت جلد اعدائے اسلام کو اسطرف نظر بغض رکھنے ہی کا موقعہ ملیگا۔ مگر سوائے اسکے کہ خود جل مریں اور کیا ہوسکتا ہے۔

کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی

حاذق الملک جناب حکیم عبدالمجید خان صاحب مرحوم کے طبی کمالات سے ہندوستان کا شاید ہی کوئی شخص ناواقف ہوگا۔ انگریزی طب کے مقابلہ مین موجودہ زمانہ مین اگر یونانی حکمت کو سرخروئی حاصل ہوئی تو انہین کی ذات سے۔ خداتعالی نے انہین جو دست شفا عطا فرمایا تھا اسنے اچھی طرح ثابت کر دیا کہ جنلوگ یونانی طب کے آگے یہ بالکل طفل مکتب ہین۔ بڑے بڑے معزز عہدہ دار انگریز اپنے معالجہ کیلئے انہین کو انگریزی ڈاکٹرون پر ترجیح دیتے تھے اونکی ذات سے امیر و غریب یکسان فیضیاب تھے اونکی کوشش سے دہلی مین جو طبی مدرسہ کھلا ہوا ہے اوسنے ہندوستان مین یونانی طب کے قالب بیجان مین جان ڈال دی ہے۔ یہی کمالات تھے جنہون نے صرف حین حیات ہی مین انہین عزت و شہرت کے اعلی زینہ پر نہین چڑھا دیا بلکہ اونکی وفات کے بعد بھی قدردانون کے دلون مین انکی وقعت اور عزت نے گھر کر لیا ہے۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ۴ ر اگست کو زیر صدارت مسٹر ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر ایک جلسہ منعقد ہوا جسمین حکیم صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات اور انکے فیوض سے دفعۃً محروم ہونیکا سخت افسوس ظاہر کیا گیا۔ اور باتفاق حاضرین یہ رائے قرار پائی کہ ایک لاکھ روپیہ چندہ فراہم کر کے حکیم صاحب مرحوم کی یادگار مین مدرسہ طبیہ کے متعلق ایک مناسب عمارت تعمیر کیجائے۔ ایسے فیض رسان شخص کی یادگار مین ایک لاکھ چندہ فراہم ہونا کوئی بات نہین ہے۔ اور پھر یادگار بھی ایسی ہے کہ حکیم صاحب کے ورثا کو اس سے کوئی ذاتی منفعت نہین ہے بلکہ تمام ہندوستان اس مدرسہ سے فیض حاصل کر کے حکیم صاحب موصوف کو دعائے خیر سے یاد کرینگے۔ امید ہے کہ اگر بانیان جلسہ حتی الامکان بڑی مستعدی سے اس چندہ کی فراہمی مین کوشش کرینگے تو بہت جلد یہ رقم مطلوبہ جمع ہو جائیگی۔

اسکی بھی آنکھ کھل گئی

دول یورپ کی فوج کے قیام پیکن سے پہلے ہی ہماری گورنمنٹ کھٹکی ہوئی تھی۔ اور اوسے اچھی طرح یقین ہو گیا تھا کہ انکا قیام ہمارے حق مین بہت مضر ثابت ہوگا لیکن اپنا دل بہلانے کیلئے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ چونکہ یہ قیام غیر مستقل ہوگا اسلئے ہمین خوف کرنیکی کوئی بات نہین ہے۔ ممبران پارلیمنٹ نے یہ بات بھی سُجھا دی تھی کہ چلو یہ بہت اسکا قول و قرار کیا جائے کہ یورپین فوج مدت معینہ سے زیادہ قیام نکرنے پائین لیکن گورنمنٹ نے یہ بات نامنظور کی اور کہا کہ اسکی کوئی ضرورت نہین لیکن جب دیکھا کہ شرائط صلح مین یورپین طاقتون نے اسکا کوئی ذکر ہی نہین کیا ہے تو اسکی آنکھ کھل گئی کہ اونکی کوئی بُری نیت نہ ہو۔ کیونکہ اس صورت مین اگر وہ اپنی فوج کو ہمیشہ کیلئے وہان متعین کر دین تو کسی صورت باقاعدہ سے وہ واپسی فوج پر مجبور نہین کئے جا سکتے اور اگر ایسا ہی ہوا تو وہ چین مین پوری پوری حقوق حاصل کرینگے۔ اور ہماری گورنمنٹ منہ ہی دیکھتی رہیگی بلکہ جو حقوق اسے حاصل ہین اونکو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے اسلئے اب برٹش گورنمنٹ نے یہ شرط پیش کی ہے کہ چونکہ چین کے قتل عام کے بانیون کیلئے جو سزا مقرر ہوئی ہے اوسکی اگر تعمیل نہوئی تو ہم اپنی فوج کی واپسی کا بھی وعدہ نہین کر سکتے۔ بانیان قتل کی سزا دہی کا تو ایک بہانہ ہی بہانہ ہے مگر اصل غرض یہ ہے کہ یورپ کی اور فوجون کے ساتھ ہی ہماری فوج بھی وہان ضرور قیام کریگی۔

غنیمت ہے جو اب بھی ہماری گورنمنٹ اسطرف متوجہ ہوئی۔ ورنہ دول یورپ کی بدنیتی انکے حق مین بہت بُرا رنگ لاتی۔ چین نے تو ناحق جنگ قبول کر کے بیجا جھگڑا نا چاہا تھا مگر یورپین فوجون کا قدم اس سرزمین سے بمشکل باہر نکلیگا۔

اب تھک گئے

ہر چیز جبتک حد اعتدال مین رہتی ہے اوسوقت تک اوسکا پورا پورا جوش و خروش بھی باقی رہتا ہے اور جو ذرا دائرۂ اعتدال سے قدم باہر نکلا وہ سارا جوش فرو ہو جاتا ہے۔ دیکھو جو ہی کہ دیکھئے کہ ابتدائی جنگ مین اُنہون نے کیسی اودھم مچا رکھی تھی اور صرف قومی خیرخواہی کا جوش ہی تھا جسنے اُنہین ہمارے بہادر سپاہیون کے مقابلہ مین بھی اسقدر استقلال سے جما رکھا تھا ورنہ بھلا انکی حقیقت ہی کیا تھی جو ایک دو حملون کی تاب بھی لا سکتے۔ لیکن آخر کبتک۔ اپنی حیثیت سے کہین زیادہ کام کیا اور پھر بھی جب ہر صورت ناکامی ہی کی منحوس صورت نظر آئی۔ بڑے بڑے افسر جان چھڑا گئے۔ پریسیڈنٹ کروگر نے بھی باگ ڈھیلی چھوڑ دی تو کہان تک تحمل کر سکتے تھے غرضکہ اب صرف اپنی بات کی پچ رکھنے کے لیے ہمارے بہادرون کے مقابلہ مین اڑے بیٹھے ہین ورنہ قومی خیرخواہی یا ورنہ آزادی کے حصول کی غرض باقی نہین رہی ہے۔ چنانچہ لارڈ کچنر مختلف رپورٹون کا اندازہ لگا کے نا رہتے ہین کہ یہان تو اب تک میدان جنگ مین تیرہ ہزار یا پچیس فوج موجود ہین مگر بہت سستی کیساتھ مقابلہ کرتے ہین۔ نہ وہ قومی حمایت کا جوش و خروش باقی رہا ہے۔ نہ آزادی کا زور شور جو ابتدائے جنگ مین سامنے ظہور مین آتا تھا۔ لیکن تعجب ہمین اس بات کا ہے کہ ایسی حالت مین بھی ہمارے بہادر و نامور افسران گو چند ڈچ پر قطعی کامیابی کیون حاصل نہین ہوتی اور روز بروز لڑائی طول کیون پکڑتی جاتی ہے۔ اب ہماری فوج وہان کے دشوار گذار رستون سے بھی اچھی طرح واقف ہو گئی ہے سپاہیون کی تعداد بھی ضرورت سے زیادہ ہو گئی ہے۔ ڈچون کے جوش و خروش کے ساتھ اونکا سامان جنگ بھی ہمارے ہاتھون لٹ گیا پھر کیا وجہ ہے کہ لڑائی کا بازار اسیطرح گرم ہے۔

ڈچون سے یہ اُمید کہاں تھی

ہمارے شہنشاہ ایڈورڈ کے ولیعہد ڈیوک آف یارک نے جو تو اپنے موجودہ سفر میں ہر جگہ کامیابی حاصل کی اس سفر میں انکے ہاتھ سے ایسے ایسے قابل یادگار کام وقوع میں آئے کہ بڑے بڑے بادشاہوں کو اسپر فخر کرنا چاہیے آسٹریلیا کی سلطنت جمہوری کا افتتاح بھی انہیں کے دست مبارک سے ہوا۔ مگر اس کامیابی پر تعجب کیکوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وفادار رعایا سے ہر بادشاہ کو یہی امید ہو سکتی ہے۔ سخت حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ڈچون نے بھی انکی آو بھگت میں کوئی بات اٹھا نہیں رکھی۔ جب انہوں نے سفر کیپ ٹاؤن کا ارادہ کیا تھا۔ تو انگلنڈ کے لوگون کو خوف تھا کہ کہیں اس سفر کا برا نتیجہ نہ نکلے۔ اسلئے کہ کون امید کر سکتا تھا کہ وہی قوم جنہوں نے اپنی آزادی کے جوش میں ہماری عزیز جانیں تہ خاک کردیں اور ابتک ہمارے بہادرون کے خون کے پیاسے بیٹھے ہیں انسے کوئی اچھا سلوک کرینگے۔ اور نئی بغاوت پسند طبیعتوں نے ہمارے خلاف کوئی ایسی بات ضرور ہی اٹھا رکھی ہی کہ خیرخواہی کی آئندہ توقع کرنا دور ہے کسی قسم کی ضرر رسانی کا اندیشہ نہوتا۔ مگر اب معلوم ہوا کہ یہ سارے خیالات غلط تھے۔ کیپ ٹاؤن میں جب ڈیوک موصوف کی تشریف آوری کے ارادہ کی خبر پہنچی تو سب سے پہلے ڈچون ہی نے ان کے استقبال کی تیاریاں شروع کردیں۔ اور جس مرحوم دہام وفادارانہ طریقے سے ان کی آو بھگت ہمنے کی تھی اس سے کہیں زیادہ ڈچون نے کردکھائی۔ اسمیں شک نہیں کہ یہ ڈیوک موصوف کا اقبال ہے کہ دشمن بھی اُنپر مہربان ہوگئے۔ ڈچون کی اس اظہار وفاداری پر پولیٹیکل حلقوں میں بہت خوشی ظاہر ہو رہی ہے۔ کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ لڑائی پر اسکا بہت اچھا اثر پڑیگا۔

برٹش گورنمنٹ اور ہند

ہندوستان کے چند حکام ماتحت نے اپنی بیجو ناروا اور ذلیل کارروائی سے خواہ مخواہ معصوم گورنمنٹ کو بدنام کر رکھا ہے۔ یہاں آنے سے ان حکام کی صرف یہی غرض ہوتی ہے کہ جہانتک ممکن ہو اس زرخیز ملک کو لوٹ کر عمر بھر چین سے زندگی بسر کریں اور اسی وجہ سے عدل و انصاف کو بالائے طاق رکھکر اپنی غرض پوری کرنیکے لیے کسی شرمناک سے شرمناک کام میں بھی پس و پیش نہیں کرتے۔ اگرچہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہوتے ہیں اور ان کے اعمال قیاس کر کے گورنمنٹ کو بدنام کرنا سراسر خلاف انصاف و عقل ہے مگر مثل مشہور ہے کہ ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔ یہانتک کہ رعایائے ہند تو خیر انگلنڈ کے باشندے بھی ان حکام کیطرف سے بدظن ہو گئے ہیں اور گورنمنٹ ہند پر بے انصافی کا الزام لگاتے ہیں مگر پارسال کا جو ہندوستانی بجٹ پیش ہوا اُسنے تمام لوگوں کی بدظنی دور کر دی اور انہیں اچھی طرح یقین ہو گیا کہ گر چہ ایسے بھی بدنام کنندہ گورنمنٹ چند ہیں جنکی مظالم ہیں گورنمنٹ کے عدل و انصاف کیطرف سے مشتبہ کرتے ہیں۔ مگر انکے مظالم کا اثر رعایائے ہند کے دلونپر بہت کم پڑتا ہے۔ خصوصاً لارڈ کرزن کی بیدارمغزی نے انہیں اچھی طرح یقین دلا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہمیشہ رعایائے ہند کی بہبودی کی تدبیروں میں مصروف رہتی ہے اور ہندوستان فتح حاصل کرنیسے اسکی ہرگز یہ غرض نہ تھی۔ کہ یہاں کی دولت کو لوٹ کر اپنا خزانہ بھریں ہم تو ہمیشہ سے وفادار ہیں مگر اب ہمیں لارڈ موصوف کا شکرگذار ہونا چاہیے کہ گورنمنٹ کے ہماری طرف جو بے وفائی کا شبہ تھا وہ انکی اچھی ریپورٹوں سے دور ہو گیا۔ اور لارڈ موصوف کو گورنمنٹ میں عزت حاصل ہونے کے علاوہ ہماری نظروں میں بھی انکی بڑی وقعت ہو گئی۔

اب ہوش میں آئینگے

ہماری رحمدل گورنمنٹ کی ڈھیل ڈھال نے ڈچونکو ضرورت سے زیادہ دلیر کردیا تھا اور کمبختوں نے اچھی طرح مظالم پر کمر باندھی تھی پہلے تو دھوکے ہی دھوکے میں ہمارے کسی بھولے بھٹکے سپاہی پر کہیں گولی چلادی۔ کہیں میدان جنگ میں پہنچکر سسکنے والے سپاہیوں پر بزدلانہ حملہ کر دیا لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ برٹش گورنمنٹ کو اس ظلم کے انسداد کی کوئی فکر ہی نہیں ہے تو بڑی دلیری سے یہ اعلان شایع کردیا کہ جو دیسی برٹش ملازم ملیگا وہ چاہے مسلح ہو یا نہتا۔ ہم اسے زندہ نہ چھوڑینگے اور اس اعلان کے بعد عملی کارروائی بھی شروع کردی۔ ہماری گورنمنٹ تو اس خیال سے صبر کیے بیٹھی تھی کہ ہماری خالی خولی دھمکی ہی اونکے لئے کافی ہے لیکن یہ ایسی بیحیا نکلے کہ اسکا انپر کچھ بھی اثر نہوا۔ اور اپنی جابجا کارروائی بدستور جاری رکھی ہماری گورنمنٹ آخر کہانتک صبر کرتی۔ اس ڈھیل ڈھال سے ہمارے سپاہیوں کے بدظن ہونیکا اندیشہ تھا۔ اسلیئے اس نے بھی حکم دیا کہ ڈچون کیساتھ جہانتک ممکن ہو سختی سے سلوک کیا جائے۔ اس حکم کی تعمیل بھی نہ ہونے پائی تھی کہ ڈچون نے اور چند ظالمانہ کارروائیاں کیں جنہوں نے ہمارے سپاہیوں کو اور برانگیختہ کر دیا۔ اگر انہیں ذرا بھی خوف ہوتا تو جب گورنمنٹ نے ہمارے بہادروں کو سختی کی اجازت دیدی تو اپنی حرکت سے باز آتے۔ مگر انہوں نے تو اسے بھی محض دھمکی پر محمول کر لیا تھا۔ اور برٹش گورنمنٹ کی بات سے وہ اچھی طرح واقف تھے کہ رحمدلی کا مادہ اُس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے مگر اب وہ ضرور ہوش میں آئینگے۔ کیونکہ ہماری طرف سے بڑی زور شور کیساتھ انکی کا ہر لیا جارہا ہے۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ میں تین باغی گولی سے اڑا دیئے گئے اور موجودہ ہفتہ میں ہشت ملام کو سزا یاب [illegible]

خدا انہین جزائے خیر دے

آجکل حضرات مسلمان اسلامی کامون کیطرف سے جس قدر غافل بنے ہوئے ہین وہ ظاہر ہی ہے۔ جہان دیکھئے یہی شکایت ہے کہ مولی مرن تو ندو لیے دو دستخطون کو فراہمی مال دنیا سے اسقدر فرصت نہین ملتی کہ امور دین کیطرف اپنی عمر عزیز کا ایک حصہ صرف کرین جسکا نتیجہ ہے اسلام کی یہ حالت ہو کہ کوئی غریب نومسلمون کا پرسان حال نہین۔ اور جہان نکسہ دیکھا گیا یہی ظاہر ہوتا ہے کہ توانگریان را بدست اند و درم نیست و خداوندان نعمت راکرم نیست ؛ غریب اور کم حیثیت مسلمانون کے پاک صاف دلون مین قدرت کیطرف اسلام کا مقدس نور کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ مگر اسکا علاج کہ اسکا عملی ثبوت دینے کیلئے جس بات کی ضرورت ہے اوس سے وہ محروم ہین۔ اور جن کے پاس اس ضروری چیز کی افراط ہو اون کے دل مین نور اسلام کی جھلک نام کو بھی نہین ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ غریب مسلمان دین اسلام کی خدمت مین اپنی حیثیت سے بھی زیادہ حصہ لیتے ہین یعنی مین چند روز ہوئے جو پارسی مشرف باسلام ہوئے۔ اوسکا حال ہم اگلے پرچے مین درج کر چکے ہین۔ اور انکو کس قدر فرحت حاصل ہوئی ہوگی جب مولوی حافظ محمد امین صاحب امام مسجد قصاب محلے انہین دین اسلام سے شرف اندوز ہونے پر تہنیت دینے کیلئے ایک جلسہ منعقد کیا۔ یہ جلسہ مولویصاحب موصوف کے مکان واقع عطار گلی مین منعقد ہوا تھا جس مین شہر کے علماء و معززین مدعو تھے۔ میلاد شریف کے بعد نومسلمون کے گلون مین پھولون کے ہار پہنائے گئے۔ اور چند حضرات اپنی موثر اور فصیح و بلیغ تقریرون مین حقیت اسلام کی عقلی و نقلی دلیلون سے حاضرین جلسہ کو فرحت بخشی اور بیت حیدر دل سے نومسلمون کو مبارکباد دیکر صراط مستقیم پر قائم رہنے کی دعا دی۔ دین ہم مولویصاحب موصوف کو اس اسلامی جوش کے ظہور پر مبارکباد دیتے ہین

ہندی مسلمانون کی عالی ہمتی

چندہ بحجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
شیخ طوفانی صاحب تاجر	داود نگر (گیا)	سے	معرفت [illegible] خفی قادری
شیخ منگل صاحب تاجر	″	لعہ	″
شیخ حسین بخش صاحب تاجر	″	ے	″
شیخ اکبر علی صاحب	″	عا	″
مسماۃ بی بی صبیرن صاحبہ	″	علہ	″
حسین بخش خان صاحب زمیندار [illegible] بہار	سہسرام [illegible]	عا	″
مسماۃ چھوٹا بی بی جان صاحبہ	″	عا	″
منشی شیخ یاد علی صاحب	″	علہ	″
سید عبد المالک صاحب مختار	اورنگ آباد (گیا)	عا	″
سید ابن حسن صاحب مختار	″	عا	″
حاجی وحید الدین خانصاحب رئیس اعظم و ڈاکٹر محمد یحیی صاحب	″	عا	″
منشی شیخ عبد الشکور صاحب	″	عا	″
حاجی شیخ نور محمد صاحب	″	علہ	″
منشی میر امام علی صاحب	″	علہ	″
شیخ اکبر علی صاحب	″	علہ	″
شیخ الہی بخش صاحب اوسیر	″	علہ	″
میر مقبول علی صاحب تحصیلدار	″	علہ	″
مولوی سید شفاعت حسین صاحب	″	عا	″
سید مجیب اللہ صاحب	″	علہ	″
عالیجناب شاہ امین احمد صاحب	″	سے	″
عبد اللطیف خان صاحب	[illegible]	عا	
میزان		[illegible]	
رقم سابقہ		[illegible]	
کل میزان		[illegible]	

ہند پر امیر صاحب کا حملہ

ہندوستان کی زرخیز زمین نے تمام طاقتون کے دل مین اسکی طرف سے آتش حرص کو مشتعل کر رکھی ہے اور یہ بھی ممکن نہین کہ ہماری بہادر گورنمنٹ کے زبردست اور شیرانہ پنجے سے نکال لیجائین اسلئے ایک نہ ایک پیرایہ مین کثرت افواہ اوڑائیجاتی ہین کہ اوس سے گورنمنٹ کو نقصان پہنچے اور ہمین شک نہین کہ اگر ہماری معدلت پرور گورنمنٹ ان افواہون کو گذشتہ یا حاسد دشمن کا دیوانہ خیال کرتی تو ہندوستان پر انکا بہت برا اثر ہو امریکا والون نے جو کہ اعلی درجے کی ترقی حاصل کی ہے اور صرف برٹش گورنمنٹ کے آفتاب دولت کو آگے انکی قسمت کے چاند کی روشنی بالکل ماند ہے اسلئے وہ یہ چاہتے ہین کہ اگر اس گورنمنٹ کی قسمت کا ستارہ کسی ترکیب سے اوج اقبال سے نیچے اوتار دیا جائے تو پھر دنیا مین ہمین ہم ہونگے۔ امریکا کا نیو یارک ہیرلڈ لکھتا ہے کہ واشنگٹن سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ مین یہ خبر آئی ہے کہ امیر صاحب کابل کی روز افزون فوجی ترقی ضرور کوئی رنگ لائیگی۔ اور اونکا ارادہ ہے کہ پوری طاقت سے ہندوستان پر حملہ کر دین۔ امیر صاحب نے خدیو مصر کے پاس جو مشن بھیجا ہے اوسکی اغراض پر بہت پولیٹکل رنگ چڑھایا گیا۔ اگر ان افواہون کی ہماری گورنمنٹ کی نظر مین ذرا بھی وقعت ہوتی تو دشمنون کے حسب منشا ہندوستان کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا مگر اوسے امیر صاحب کی وفاداری کا پورا یقین ہے۔ اور خود امیر صاحب موصوف بھی جانتے ہین کہ گورنمنٹ برطانیہ پر ان جھوٹی خبرون کا کوئی اثر نہین پڑ سکتا۔ کیونکہ صدہا بار اس قسم کی خبرین امیر صاحب کی نسبت مشہور ہوئین اور کئی دفعہ گورنمنٹ کو دھوکے مین آکر اونکی تحقیقات کی کوشش کی تکلیف اوٹھانی پڑی۔ لیکن اب اوسے امیر صاحب کی طرف سے کسی قسم کی دغا کا اندیشہ باقی نہین رہا۔

کیا آپکی ہی شامت آگئی

ترکی سلطنت تو آجکل دول یورپ کی آنکھون مین کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے - اور اسکی ترقی کی آئے روز انہین فکر لگی رہتی ہے اسمین شک نہین کہ ان کے دلون مین آتش حسد ہمارے اعلی حضرت سلطان المعظم کی بیدار مغزی نے روشن کی ہے - اعلیحضرت کی تخت نشینی سے قبل ترکی گورنمنٹ کی ایسی حالت نہتی کہ دشمن اسکی طرف بغض و حسد سے دیکھتے - لیکن ظل اللہ نے اپنی بیدار مغزی سے جو ترقی سلطنت مذکور مین پیدا کی ہے ایسی نہین ہے کہ دشمن اوسے دیکھکر صبر کرکے بیٹھ رہین - پہلے تو انہین اسبات کا اندیشہ ہی نہین تہا کہ ہمین اس سلطنت سے کسی بات کا ضرر پہنچیگا بلکہ وہ تو یہ جانتے تہے کہ اسپر دباؤ ڈالکر ہم بڑی آسانی سے اپنا کام نکال لینگے - لیکن اب وہ زمانہ نہین رہا - اب کسیکی کیا مجال کہ ترکی سلطنت کے منہ آئے ترکی سلطنت کیحالت مین بہادر ترکون نے دیرین کو جو ناکون چنے چبوائے وہ ظاہر ہی ہے - پھر بھلا اس خدا داد ترقی کے زمانہ مین کسکا منہ ہے جو ذرا بہی میلی نظر سے آنکھ اوٹھا کر دیکھے - لیکن اسکا کیا علاج کہ بغض و کینہ کی بھڑکتی ہوئی آگ انہین نچلا نہین بیٹھنے دیتی - انہین کسیطرح گوارا ہی نہین کہ تمام عیسائی سلطنتون کے بیچون بیچ ایک اسلامی سلطنت ایسی بیفکری اور رعب داب سے حکومت کرے کہ جسطرح کے لومڑیان شیر سے خائف و ترسان رہتی ہین اوسیطرح تمام یورپین سلطنتین اس خدا کی حمایت پر بھروسہ رکھنے والی گورنمنٹ کے آگے سر نیاز جھکائے بیٹھی رہین اور کسی اسرار دکھانیکی مجال نہو - غرضکہ انہین جو بات سے وہ ہمیشہ اسی فکر مین لگی رہتی ہین کہ زبردستی کوئی نہ کوئی بہانہ نکالکر لڑا کرین - اور پھر ترکی سلطنت سے اولجھ بیٹھین - مگر

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

خدا کے فضل و کرم سے ہمارے اعلی حضرت کو ہمیشہ کامیابی ہی نصیب ہوتی ہے اور دشمن اپنا سا منہ لیکر رہجاتے ہین - انہین ایک دو مہینہ مین ترکی سلطنت کو کیا دہمکیان دیگئین مگر ہمارے شیر دل سلطان نے اسکی بالکل پرواہ نکی - اور آخر دشمن منہ تکتا کر بیٹھ رہے اب فرانس کو شامت نے دہکا دیا ہے - کہ وہ ترکی شیر کے منہ آیا ہے - فرنچ قونصل متعینہ قسطنطنیہ نے اطلاع دی ہے کہ اگر سلطان المعظم نے اوس جنگی ڈوک کے خریدنے سے انکار کیا - جو فرنچ مقبوضات مین شامل ہے تو ہم گورنمنٹ ترکی سے قطع تعلق کرینگے یہ تو وہی مثل ہوئی کہ اگر تم مجھے چیز دو گے تو مین اپنا گلا کاٹ لونگا - بھلا ترکی کو آپکے تعلق یا عدم تعلق سے کیا نفع و نقصان پہنچ سکتا ہے - تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش - اور اگر اس دہمکی سے فرانس کی یہ غرض ہے کہ قطع تعلق کے ساتھ ہی لڑائی کا میدان بھی گرم کردیا جائیگا تو بسم اللہ - بھلا ترکی سپاہی جن کے آگے میدان رزم کی شکارگاہ سے زیادہ وقعت نہین ہے - اور خون کے دریا مین تیرنا جنکا ادنی کہیل ہے اس سے کہین ڈرنے والے ہین - اور پھر فرانس کو کس فوج کے مقابلہ مین کامیابی نصیب ہوئی ہے جو ترکون کے مقابلہ مین اوسے کوئی امید ہوسکتی ہے - قونصل نے جوش مین آکر قطع تعلق کر ہی ڈالا مگر اب جاکے فرانس کی آنکھ کھلی ہے - اخبارات کے دیکھنے سے ایڈیٹرون کو بڑی فکر لگی ہے کہ کہین اسکا نتیجہ فرانس کے حق مین برا نہو - سنا گیا ہے کہ فرانس نے ایک جہاز بھی قسطنطنیہ کیطرف روانہ کیا ہے - مگر انشاء اللہ بہت جلد دنیا کو معلوم ہوجائیگا کہ ترکی گورنمنٹ کا الجھنا شیر کے منہہ مین ہاتھ ڈالنا ہے -

مطلب کی بات اوڑا گئے

ہمین سخت تعجب تھا کہ دول یورپ نے ایک مرتبہ چین پر پر جو اسقدر عنایت کی اسکی کیا وجہ ہے - کیونکہ ہمیشہ سے انکے دانت سلطنت چین پر لگے ہوئے تہے اور اسکے خیالی حصے بخرے کئی مرتبہ ہو ہی چکے لیکن جب ہمین موقعہ مل گیا کہ اپنی موہومی آرزوؤن کی اصلیت کا جامہ پہناتین تو خدا جانے کیا بات تہی کہ صلح پر آمادہ ہوگئے "تاوان جنگ" کی رقم اگرچہ خزانۂ چین کی وسعت کے خیال سے بہت بڑی تہی لیکن چین نے اس خیال سے اسے منظور کرلیا کہ کسیطرح انسے پیچھا تو چھوٹ جائیگا لیکن یہ معلوم ہی تہا کہ دول یورپ کے پنجہ سے جان بچانا کوئی آسان کام نہین ہے - شرائط صلح پیش کرتے وقت دول یورپ نے اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا تہا کہ فیصلہ ہونے ہی ہم اپنی فوج کو واپس بلوالینگے - اور اگرچہ چند طاقتون نے غیر مستقل طور پر اپنی فوجکے قیام چین کا خیال ظاہر کیا تہا لیکن چونکہ انکی برٹش گورنمنٹ کیطرف سے مخالفت ہوئی اسلئے کسیطرح یہ امر درجۂ یقین پر نہین پہنچا تہا لیکن جب شرطین پیش ہوئین - تو اون مین اپنے مطلب کی تمام باتین تو بہت شرح و بسط کے ساتھ درج تہین مگر فوج کی واپسی کا ذکر ہی نہین - اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر فیصلہ صلح کے وقت ہی اسبات کا تصفیہ نہ ہوا - تو یورپین افواج کے قیام کے لئے کوئی امر مانع نہین ہوسکتا - اور جب یہی بات ہے تو ممکن ہی نہین - کہ دول یورپ کی نیت نہ بگڑ گئی ہو - اون کا ضرور یہ ارادہ ہوگا کہ ہم اپنی فوجکو یہان قیام کا حکم دیکر رفتہ رفتہ اپنا کام نکال لینگے - یہ تو ہم نہین کہہ سکتے کہ صلح کی شرطین جب چینی گورنمنٹ کے پیش ہوئین تو اسنے انکو اچہی طرح سمجھا یا نہین اور اگر نہین تو یقین ہے کہ آئندہ اسے بہت پچھتانا پڑیگا

معرکہ آرائی

آم کو مولا کہین تو ہے بجا
جسکی شاخون مین لٹکتے ہین ہزارون انبیا

یون تو قسم قسم کے میوہ جات پھل پھلاریان اپنے اپنے موسم پر رنگ لاتے ہی ہین مگر فصل آنبہ بھی بڑے میان نے عجیب بہشت پھل بنایا ہے۔ دنیا کے اوس پار تک کی خوبیان اسمین پیوند ہین۔ اسی موسم مین پپیا یاد آ کر ہونٹون دودھ ٹپکتا ہے۔ رگ و ریشہ مین لذت آ جاتی ہے۔ اگر دہرم سے پوچھئے تو اللہ میان ہم جیسے بندون کیلئے بہشت سے انبا کے آئے ہین۔ خواہ ہندو عیسائی ہو یا مسلمان۔ مگر یہ سب کے لیئے شیر مادر ہو جاتا ہے۔ باغات انبہ پر نظر ڈالنے سے خواہ مخواہ رستی پڑنا کیا منھ رال ٹپکنے لگتی ہے۔ آجکل رسلے لنگڑے سب کی قدر ہو جاتی ہے۔ حضرات حیوان ناطق بھی عجیب طرحکے ایسڈ مین لٹکے لئے مول آئے یا مفت سب ہضم۔ کیری ہو یا گدر جی سب سل بٹے کے حوالے غرض ہر ایک گوپل کی پل مین چٹنی کر جاتے ہین۔ سو بسی تو دیسی ولایتیون کی پال ڈالتے ہین ؎

بصورت شیرہ اش آب حیات ہست
بمعنی دانہ اش حب نبات است

جن ملکون مین اسکی بجلی کی چمک نہین پہونچی تو وہان دلسیور شکے انجن پر خدا کی قدرت ہرا ہے سکے منھ مین لگ جاتا ہے۔ غرض یہ کہ ہمارے سنے سے قلمی کا تذرہ ہی گھوڑون کے ذریعہ کیکو ترسنا نہین پڑتا۔ یہان اگر بیٹھنا قسمت ہے تو اسکا کچھ علاج نہین۔ واللہ عجب خوشگوار فصل ہے۔ ہر جگہ عام (آم) ہو رہا ہے مول تول کی ضرورت نہین۔ کتنا کھٹ میوہ فروش کبڑے لگے میوہ آم سے جیب سکتے ہین۔ کہین پھل جاتے ہین۔ کہین آتے ہین۔ دن رات خریدارون کا ٹپکا لگا ہوا ہے۔ حفاظت کرتے کرتے باغبانون کے ہاتھون سے طوطے اوڑتے جاتے ہین۔ چنانچہ کوئی اوسے ترش و شیرین پسند عام (آم) خلائق ہے۔ نئی تراش کا میوہ ہے اس بچارے کی ہر طرحسے مشکل ہے انبہ کیا ہے آنے کا چراغ ہے۔ گھر مین رکھو تو چوہا کھائے۔ باہر رکھیے تو کوا لیجائے۔ کوئی آستین چڑھائے چٹنی اچار کے سر ہے کوئی امچور پر تلا ہوا کوئی مربہ کی تراش خراش مین سرگرم ہے خواہ سیندوریہ ہو یا سپیٹا۔ نتیجہ سے کوئی بھی خالی نہین۔ دو چار چوسنے لیے کھٹ سے آدن آدن الحمد للہ لیجیئے ڈکار آگئی۔ نہار منہہ چوس ڈالیے کلیجا اگن کا قتل ہو جائے۔ خالی پیٹ سے زیادہ کہایا جائے تو نفخ کے مارے تو فٹ بال بنجائے۔ کہانیکے بعد کا چوسنا تلخ ہے۔ قوت تو اس بلا کی ہو جاتی ہے۔ کہ معاذ اللہ۔ چلتے ہاتھی کو دہکا دیدیجیئے یا تو ہاتھی گر پڑیگا یا خود ہی گر پڑیے۔ ارواح۔ باہ۔ گردہ۔ مثانہ۔ معدہ اور آنتون کے حق مین تو سیونٹ پٹی کا کام کرتا ہے صفائی کرکے قوت ٹھونک ٹھونک کر بہر دیتا ہے۔ اور لیجیئے الم سے آم گٹھلیون کے دام۔ لیجئے اس کے تخم کی گری کھانیسے بچہ بنانے کی دوا اسقدر رگڑ ہی ہوجاتی ہے۔ کہ الامان والحفیظ۔ سریشم بنکر جان کی تہان چپٹی رہجائے۔ اسمین بائیسیکل پہنس جائے تو قیامت تک نہ نکل سکے۔ یادگار بنکر معہ سوار کے وہین کہڑی کی کہڑی رہجائے۔ آم کھانیسے پیشاب مین بھی ازحد طاقت ہو جاتی ہے۔ یعنے آم کھا کر سر سڑک پر پیشاب کر دیجیے۔ فوراً درخت پہسل جائے اور اسکی ٹانگ ٹوٹ جائے۔ سر گھاٹے مین۔ سپاہی کی کیا مجال جو پیشاب کرتے مین دفعہ ۳۴ مین پکڑ سکے۔ امساک اس مین اسقدر ہے کہ پناہ بخدا۔ گہر بیٹھے کی قدرتی دوا۔ نسخہ آزمودہ الحکما کی خوشنما۔ درشاہی حکیم سے خط کتابت کی ضرورت چپکے سے آم کہا لو۔ امساک تقیل ہے اور یہ نفس تک وساکن مین از منعفیل رہو۔ اگر زندہ ان سے سن پائین تو چوک اور چاوڑی بازار سے برہنہ پا بہاگ جائین اور اگر پیٹ مین الٹی سیدھی گنگا بہنے لگے۔ تو آم کھانیسے فوراً رک جائے۔ گویا آنک کا پل بندھ گیا۔ اور شدنے رات یا دن کو گہر بیبی یا کمرہ بیبی کے ساتھ پانڈرہ جوڑنے بعد کو آنبہ کھا لیجیے چٹکی بجاتے طاقت عود کر آئے۔ آنبہ کیا کھا لیا۔ گویا بچہ ڈھالنے کی دوا نگل لی۔ بھریون کے حق مین من سلوا ہے۔ سالن نہ ملے تو روکھی روٹی کا ایک نوالہ جھپ سے توڑ لیا۔ اور ایک گھونٹ غٹ سے آم کا لے لیا بس وہ مزا آئے کہ کچھ نہ پوچھیے ہر مزا کی رال ٹپک پڑیگی۔ لیجیے آم کی فصل بھی آیندہ کے وعدہ دیدار پر رخصت ہوتی ہے۔ اور ہم ایجانب بھی تشریف لیے جاتے ہین۔ کہئے سمجھے یارو نسل آم توڑ نیکا بانس ؎

رخصت ہوئی جو باغون سے آنبون کی اب فصل
روئے لپٹ لپٹ کے بہت باغبان سے ہم

راقم

(مسٹر ستم نگار س م ن ا سلمہ اپر وردگار)

نئے تھیٹر کا دیباچہ

مرزا پانچ سلام و دام کا طریقہ تو نئی روشنی کی مہذب پتلیون کی گنڈ گڈ لے اوڑہی۔ رہا مزاج۔ اوسکی کچھ پوچھو ہی نہین۔ کچھ تو فصل بہار کی بھینٹ چڑہ رہا تہا نئی تھیٹریکل کمپنی کے عشق مین غارت ہوا۔ آج بعد مدت اسطرف گذر ہو گیا تہا۔ خیال آیا کہ لاؤ یار پیچ سے ہی مل چلین۔ تو ادہر کیا یاد کر گئے۔ انکہین کھولو مہوشان تھیٹر کے آتشین رخسارون سے مجمر چشم گرم کرو۔ بی ملکہ جان کمپنی کی بدولت خوب خوب گلچھرے اوڑاؤ۔ نکہایان کرکے دوا دہ من مانی مرادین پاؤ۔ کہو کیا سمجھے۔ خدا یا خیر۔ اجی حضرت آپ کدہر سے آ رہے ہین۔ کون سی بہا گئی جو بیطرح بڑا رہے ہین۔ صاف صاف کہو نا۔ ملکہ جان کمپنی یہ سنی ہوا ہو

کہین اونگوڑے کی رنڈیان اور چکلہ کے بھڑوؤن کا اکھاڑا تو نہین جمع ہو گیا۔ جسکا نام دولت و اقبال ملکہ جان کمپنی رکھدیا۔ نہین یار تم سمجھے نہین یہ تھیٹریکل کمپنی ہے کیا خوب یہ دوسری ہوئی۔ اجی جناب آج ہنستری بالکل بھاری ہوا ہے۔ ہمین ان معہ بازیون سے کچھ مطلب نہین خلاصہ فرمایئے کون کمپنی ہے۔ کہان سے آئی ہے۔ کیا دیتی ہے کیا لیتی ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ یار تم تو عجب دماغ چٹ آدمی معلوم ہوتے ہو اتاپ شتاپ کیا کچھ بک گئے تھیٹریکل کا مطلب تک نہین سمجھے۔ بھیا اس کے معنے ہین تھیٹر کے شوقین اور شوقینون کی ناٹک کمپنی آنے جانے کا کیا ذکر کہین کی اینٹ کہین کا روڑا کی مصداق بھانمتی کی برادری ہمین جمع ہوئی۔ ہمین غارت ہو جائیگی کہئے اب بھی نہ سمجھے یا اور سمجھاؤن۔ ہان اب مین سمجھا یون کہئے نا تماشا کمپنی ہے شاید وکٹوریہ کمپنی سے ٹوفنس لیٹ کرکے ملکہ جان کمپنی نام رکھ لیا ہے۔ نہین صاحب لیٹ کرکے نام نہین بدلا۔ بلکہ اسکی اصل مالکہ ایک اخیر عصر کی کم عمر رنڈی ہے۔ جسکا نام ابھی تک چھوٹی چھوٹی ملکہ پکارا جاتا ہے۔ موصوفہ مخصوصہ کا مرزبوم آگرہ ہے اسلیئے کمپنی کے نام مین بھی بگڑ لگی ہوئی ہے۔ ایکٹرون اور ایکٹرسیں کی کیا پوچھتے ہو۔ وہ وہ ڈیڑھ عمی رنڈیان۔ تنتاڑی خانگیان۔ کلوٹی ڈومنیان اور ڈھونڈھے نہ ملے سارا کا سارا گروہ خاصا ہٹکتا پھدکتا پھڑکتا ہڑکاتا پیدا ہوا ہے کہ اصل دجل جو ایک دفعہ دیکھلے اچکن پتلون تک نذر کر دے کو تیار ہو جائے دھوتی پاجامہ سنبھالنا بھی مشکل ہو بھی چپی کرتا گھر کو چلا آئے۔ بیرون کی جان کو روئے پیٹے۔ ہائے پیسہ واہ روپیہ کرکے بیٹھ رہے۔ دوسری مرتبہ دیکھنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ کیونکہ نہ تو من تیل ہوگا اور نہ بجائے رادھا ملکہ ناچیگی۔ یار سچی بات تو یہ ہے جب شامت سوار ہوتی ہے تو ایسی ہی ایسی سوجھتی ہے۔ اور بہارنے والون نے تو اودھم لگا رکھا کہ اودھم بارونیا۔ اب بیعا جبہ میق بان بول رہی ہین۔ کسی کی لاج ابھی تک تو یار غار نباہے جاتے ہین۔ مگر تماشے۔ دیکھئے یہ ناک کب تک رہتی ہے۔ ابھی تماشا تو نہین ہوا۔ ہان اشتہار ہمنے بھی دیکھا ہے۔ ترکیب اور بندش جیسی ہے لکھنؤ کے دو ہزار جانین یا نیابتین کے دھاڑی بھلا اسکا مطلب پا سکتے ہین۔ "معشوقان سنگدل غول کے غول از سر تا فرق دریائے نزاکت مین غرق الخ" اسکے معنے ہم تم تو کیا شاید بیعا جبہ کے ٹکے سیر والے آشنا بھی نہ سمجھے ہون گے۔ شاید یہ مراد ہو کہ معشوقون کے غول۔ غول بیابانی کیطرح کشکول ہاتھ مین لیئے تماشبینون کے آگے ناچنے لگتے پھرینگے۔ خیر جو کچھ ہین کیسی اچھی بری لعنت پڑھنے سے کیا واسطہ یہان تو یہ پڑی ہے کہ تماشا دیکھین تو کس درجہ سے۔ بیعا جبہ کی پرپس لسٹ بھی تو بیڑا ہی ہے سنیئے وہ بھی سن لیجئے۔ پرپوٹ والون سے مبلغ سفید سفید بیس چپٹے۔ اول درجہ کے اہل مذاق سے کورے پانچ۔ دوسرے درجہ کے دنگی بازون سے تین کانے۔ اور معمولی آنکھین سینکنے والون سے بھاگتے بھوت کی لنگوٹی وہ بھی سہی۔ شاید بیعا جبہ نے یہ پرپس لسٹ اس خیال سے دی ہوگی کہ سوائے اپنے پرانے پلے پلائے چاہنے والون کے غیر آنا اور پوچھنا ہی کون ہے۔ کیونکہ شریفون کی سی نقل کے سوا وہان دھرا ہی کیا ہے۔ ادھر تھیٹر اور ایکٹرون کا خرچ پورا کرنے کے لئے بھی اچھی خاصی رقم چاہیے۔ لاؤ پھر کھونڈے استرے سے ان ہین کا سر مونڈو۔ لو بچہ چاہنے والو ہشیار ہو جاؤ۔ اب دیکھین کسکا پالنہ ورہتا ہے اور رنڈی کس کو خونی محبت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اچھا یار تھیٹر کا دیباچہ تو سن لیا۔ زندہ رہی تو آئندہ اسٹیج و پلاٹ کا نقشہ بھی دیکھ لینا یا کچا چٹھا تم کبھی نہ کہنا تین بن کہاڑی ہوئی داستان انکی۔

راقم المست خان۔ کلکتہ۔ ۱۰ اگست ۱۹۱۱ء

دورہ ختم شد

یار پچھا دو ذرا پٹے سوتے یارون سے بھی کہدو جاگین اور ہین آنکھین کھولکر ختم الدورہ کی مبارکباد دین۔ دورہ ختم ہوا۔ یا حضرت حواس سنبھالے ہوئے بات کیجئے یہ کیا آپ عالم رویا کی طرح بڑبڑاتے چلے آ رہے ہین۔ کچھ آتا پاتا تو بتاؤ کہ کسکا دورہ ختم ہوا۔ کیا ٹرانسوال جنگ کا دورہ ختم ہو گیا۔ ہم اپنی سرکار والا مدار کو فتحمندی کی مبارکباد دیتے لیکن نہین بھائی ٹرانسوال جنگ کی نسل تو کمبل کیڑی کی مصداق ہو گئی۔ لیجئے کمبل ہمچا ہنین چھوڑتا۔ سچ بھی عجب دلربا ہین کسیطرح مانتے ہی نہین۔ تو کیا سرحدی محاصرہ کا دورہ ختم ہوا۔ ایجنٹ صاحب بہادر جرمانہ کا روپیہ وصول کرکے مونچھ پر تاؤ دے رہے ہین۔ واہ حضرت یہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ پٹھانی رنگ نہ ٹھہرا۔ ہنسی ٹھٹھا ٹھہرا کہ سیدھے سبھاؤ مان جائین۔ ابھی نہین تو دو دن کی گزرہٹ کی شرارت سوجھتی ہے۔ حال کے جی واقعات ملاحظہ کر لیجئے نا۔ اچھا بھئی آخر معلوم بھی ہو کسکا دورہ ختم ہوا۔ چین مین یورپین فوجون کا دورہ ختم ہو گیا۔ جی نہین۔ ابھی تو کچھ جھگڑا چل رہا ہے مگر ہان عنقریب خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔ آہا او ہم سمجھ گئے۔ کریٹ مین پرنس جارج کا دورہ (عہد) ختم ہو گیا۔ باشد۔ اگر انکا دورہ ختم ہو گیا۔ وہ اپنا سا منہ لیکر ٹھنڈے ٹھنڈے سدھار جائینگے۔ بلا ٹلی کیا۔ اچھا تو بھی نہین تو یون سمجھو کہ افریقہ مین شیر بہادرون کا دورہ ختم ہوا۔ ملک املاک فتح کرکے کالا پانی اور نیلی ہوا کھاتی رہے ہون گے۔ جی بجا ہے۔ حضرت وہ دیا نہ ملا ہے۔ جسکو بکار خود ہشیار کہنا چاہیئے دیکھنا۔ اس دیا انگلی پر بھی ہزارون جانبازون کا گروہ اپنے گرد جمع کر رکھا ہے۔ آپنے وہ مثل نہین سنی لوہے کے چنے چبانے کو فولاد کے دانت چاہیئیں مگر یہ تو فرمایئے کہ آپکو پولیٹیکل خیالات سے کیا واسطہ آپکی سمجھ اور ایسی باتین۔ خیر جناب معاف کیجئے میرا

خیال کچھ ایسی ہی الجھنوں میں پھنسا ہوا تھا۔ اور خیالی گھوڑے پر اب تک اوسی طرف دوڑا رہا تھا لیکن اب میں سمجھ گیا بلکہ کہہ تو بیٹھا ہی دون۔ ہان بیٹھا ہی دون۔ لو سنو۔ اڑتے گزشتے والی کالی بنگی خانگی بازاری رنڈیون کا دور ختم شد۔ ہو گیا تھیٹر بازی دلدار راضی کی سوجھنے لگی گھونگرو باندھکر جیسے چیسے پر ناچنے لگین لیس اسی پر تنے پر کچھ ہنسے ہم سمجھ گئے۔ بھلا ان مالزادیوں سے مطلب۔ وہ جامین ننگی ناچین۔ او نکا تو پیشہ یہی ہے۔ اچھا بھئی خفا کیون ہوتے ہو نہیں سمجھے تو کہین گے۔ اچھا تو سنبھل بیٹھو ہم سمجھتے ہین آن ان ان ان لو سمجھ گئے اور خوب سمجھے ایسا سمجھے جیسے باون تولہ پاؤ رتی کہتے ہین۔ کہو ہان۔ واہ۔ ہنستے ہو اور اپنے منہ میان مٹھو بنتے ہو۔ سنا نہیں سمجھے خواہ مخواہ کی ہان میں ہان ملاتے ہو۔ یار تم نہین ملتے تو لو کان کھولکر سن لو۔ باغیچے والون سے ایک میر صاحب مجلس کا دورہ خرد و نوش ختم ہوگیا۔ اور ساتھ ہی کلونی کلو بہی کالی بلا کی طرح چنداکی چاندنی لیکر اغائب والغرائب ہو گئین۔ کیون کیسی کہی اور کیسا سمجھے۔ واہ پڑی اینٹیں سمجھ پر آ گئی۔ سمجھے تو کیا سمجھے جیسی روح ویسے فرشتے۔ بیٹھو چچا تم کیا خاک سمجھو گے یہ تمھ ہی اور ہے۔ ہائین یہ بچا نہین۔ اچھا پھر تم ہی بتا دو نہین ٹھہرو ہان ایک بات اور سمجھ مین آئی ہے۔ کسی بڑی سوداگر کا دورہ ترقی ختم ہوا۔ نقصانات کی ہوا اوڑنے لگی جابجا او نکی انسبت مرہون منت ہونے کی صدائین آنے لگین۔ خدا خیر کرے۔ کیون یہی بات ہے نا۔ غلط الغلط ہمارا یہ مطلب ہی نہین۔ اچھا صاحب ہم ہارے۔ اب آپ بتائیے۔ پہلے سیدھی طرح یہ بات کہہ دیتے تو اتنی مغز پچی کیون کرنی پڑتی۔ لو سنو ہمارے معزز مہربان فخر قوم جناب شیخ حاجی بخش الہی صاحب سوداگر کے سفر یورپ کا دورہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ آپ معزز مع احباب با مراد واپس تشریف لائے۔ ہم بھی اپنے ممدوح کو سلامتی سے واپس آمدی کی مبارکباد دیتے ہین۔ نیز ملک و قوم کو دوسرے لوگون کو توجہ دلاتے ہین کہ اس گروہ کی تقلید کرین جسلئے تجارت کو موجودہ زمانہ کی رفتار کے مطابق افریقہ امریکا یورپ ایشیا وغیرہ کے سفر کرکے ترقی دین۔

راقم مصباح کلکتہ

ایک خانصاحب بہادر کی بہادری

آجکل کے زمانہ کی باتین دیکھ دیکھکر ہم کیا اچھے اچھے عقلمندون کی عقل چکر میں پڑ جاتی ہے کیونکہ ایسی باتین نہ آجتک کانون سے سنی اور نہ آنکھون سے دیکھی۔

یہ تو سب نے دیکھا ہے کہ جو چچا عزرائیل کے اڑنگے مین آ گیا پھر بھلا وہ نکلنے ہی کیون پاتا ہے۔ جو گیا سو گیا۔ ہزار وہ بیچارہ او نکی منتی کرے مگر وہ بھلا کب کسی کی سنتے ہین۔ او نکو تو گلا دبانیسے کام۔ اب اس مین کوئی صاحب کیون نہ ہون۔

مگر بھئی بعض بعض بھی بڑے سخت جان ہوتے ہین۔ کیونکہ چچا جان تو گردن دبا بیٹھتے ہین۔ اور وہ کہتے ہین کہ ابھی مرنے والے اور ہی کوئی ہوتے ہین۔ یہان اور دو چار کر لے مرین گے جب کہین مرنیکا نام لین گے۔ اور یہ خان صاحب بہادر۔

ان بہادرون سے تو زمانہ ہی آگاہ ہے۔ یہ جس بات پر اڑ جائین۔ اوسکو تو کر ہی کر چھوڑین۔ چنانچہ اٹاوہ مین ایک خانصاحب بہادر کے صاحبزادہ اور چچا عزرائیل سے دو دو ہاتھ ہو گئے۔

آپ جانتے ہین یہ اپنے نام کے خانصاحب اور بہادرون کے بہادر۔ پھر بھلا وہ ملک الموت کی پھندے مین پھنسنے ہی کیون لگے۔ ایک دفعہ تو آپ اون کے جھانسے مین آ گئے۔ اور سبز باغ کی سیر کرنے چلے گئے۔ یہان او نکے والدین نے قبر کھود رکھی اور نہلانے دھلانیکی تیاریان ہونے لگین۔ کچھ عرصہ مین کیا دیکھتے ہین کہ خانصاحب زندہ ہین۔ ابھی پھر کیا تھا۔ اون کے گھر والے تو بغلین بجانے لگے غرض اسیطرح تین بار مرے اور زندہ ہو گئے۔ آخر چوتہی دفعہ ایسے گئے کہ بس اب تک آتے ہی ہین۔

آخر سب بہادری خان صاحب کی نکل گئی۔

اب کہو یہ تعجب اور حیرت نہیں ہے تو اور کیا ہے بھلا کبھی سنا بھی تھا کہ مُردے زندہ ہو ہوکر مرتے ہین۔

الراقم آزاد از اٹاوہ

این رہ کہ تو میروی بترکستان است

بیاپور مین

مولویت کا نمود

زمانہ میں تیرہ صدی کیا آئی کہ ہوا۔ دانہ۔ پانی۔ گھاس پھوس۔ تعلیم۔ تربیت حتی کہ انسانی خمیر کی مٹی تک بگڑ گئی اونکے افعال اقوال چال ڈھال نشست برخاست طرز معاشرت غرض سب ہی الٹ گئے۔ بعضون کا دماغ تو ایسا کھٹائی مین پڑ گیا کہ مسئلہ قیاس سے سمجھ مین آتا ہے۔ کہ اون کے خمیر مین شیطان نے موت مارا۔ اوپر نیچے۔ اندر سے باہر بالکل ہی خبط سین بنگئے۔ پھر اونکی سمجھ کا کہان ٹھکانا لگے۔ ایسون سے جو کچھ خرابی گندگی پیدا ہو تعجب ہے چنانچہ چچا سعدی رحمت خدا باد یاد بیلی ہی کہکے چلتے ہوئے ہین اگر برکہ پر کنند از گلاب سگے صدے افتد کند منقلب۔ ملت محمدی کو ناسخ تمام ادیان ہے اسمین کتنے فرقے ہو گئے۔ کونسا فرقہ ہے کہ جو آپکو ایمان دار سچا عاشق۔ علم عقل کا پتلا نہ سمجھتا ہو۔ مگر ایمان کیا چیز عشق کیا شئے ہے۔ نئی تہذیب کے اثر سے تحقیق تفہیم بالکل سمندر کے پانی مین غوطہ کھا کھا کر ایسا شور ہو گیا کہ کاٹنے کھاتا ہے۔ اور جو مین زبان ہے سے بچے نہین۔ کہنے والے نے کیا اچھا کہا ہے ۔ عشق کیا شئے ہے کسی کامل سے پوچھا چاہیئے۔ کسطرح جاتا ہے دل بیدل سے پوچھا چاہیئے عشق کی راہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ یہ مسئلہ بہت دقیق ہے جسم کہ روح کا سوہ عدم سو جانب ہستی تلاش یار مین آئے گلستان سے نکلکر وادی پر خار مین آ گئے ہے جسے محبت کہتے ہین سو درد دل کیواسطے پیدا کیا

ورنہ علامت کے لئے کچھ کم نہتے کر بیان نہ دیکھئے۔ چودہ
صدیکا دریا چکر لگا رہا ہے۔ نہ کسی میں عشق کا مادہ رہا
نہ محبت نہ الفت۔ بلکہ زمانہ کی ناموافق ہوا۔ آپس کی چپقلش
نااتفاقی۔ ناچاقی۔ تو تو میں میں نے مسلمانوں کو عجب
پریشان سرگردان کر رکھا ہے۔ جسے دیکھئے آگے کیطرف
اپنی ہی طرف کھینچ رہا ہے۔ خود غرضی خود نفسی خود پرستی
اپنا شیوہ ہے۔ آہ قیامت قریب قریب ہے۔ دوزخ
کے شکم بھرنے کے لئے ایندھن جلاون لکڑی (جسمیں
آدمیت نہیں ہیزم ہے کی زیادہ ضرورت ہے باستمام
پرا انجاب علیہ ازحد والغفران کو خبر صادق صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیشین گوئی یاد آگئی۔ ایک زمانہ آئیگا کہ مسجدیں
نمازیوں سے بھری ہونگی۔ مگر ایک بھی ایماندار نہ ہوگا۔
کیا یہ وہی وقت آگیا ہے الامان والحفیظ۔ افسوس۔
صد افسوس۔ ہزار افسوس۔ ایسی تقدیر پر بھی آنکھیں
نہیں کھلتیں۔ اپنے مفہوم معقول تحقیق تدقیق وغیرہ
وغیرہ پر ناز ہے۔ مجتہد وقت ہونیکا دعوی ہے۔ کوئی
مسائل ایسے بھی بچ گئے ہیں کہ جنکے اجتہاد و اخذ کی ضرورت
ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ مولانا روم نے فرمایا ہے ع
مغز قرآن را ز جان برداشتم ٭ استخوان پیش سگان
انداختم ٭ علم وافر عقل کامل فہم راست ٭ درکار ہے مدت
نیم حکیم خطرۂ جان نیم ملا خطرۂ ایمان ٭ اسیر غضب خدا کا
کہ جو کہیں تھوڑی بہت آپس کی صاحب سلامت میل
جول رہ گئی ہے۔ تو بعض بعض شریر النفس خود پرستی
میں لوگوں کو دام فریب میں لانے۔ معتقد بنانے مشہور
زمانہ ہونے کے لئے جہاں صفاچٹ میدان دیکھا مولوی
مولانا بن بیٹھتے ہیں اور طرح طرح کے مسائل تکرار کو
ایسا بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ جس سے جاہل بعقل
نافہم چار روز کے نوکیڑے لونڈے پھنس جاتے ہیں
اور وقتا فوقتا ایسے زہریلے بیج تازہ بتازہ نو بنو اگر
دلوں میں بوتے رہتے ہیں کہ جس سے نااتفاقی بدتہذیبی
جھگڑے جھاڑ روز افزون ترقی پکڑتی جاتی ہے۔ علم تو

خالی نہیں۔ اگر کچھ ہو بھی تو ایسی حکیم کی سی کہ مریض جسکی
کھانگ کی لال اینٹ پر تجربہ سے کرنے کو چوتڑ کے بل بٹھا
دیا کہ اور تو اور دل و دماغ میں اسکی سوزنگی کی سیاہی
جا بیٹھی اور جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو کرتے بچے
اوس کے دفعیہ میں سخت دقت پڑتی ہے۔ فی الحال چنگیز
کا تو سنتے ہی تھے اس علاقہ میں بھی بادی ہوا چلنے لگی
وہ یہ ہے کہ ہمارے مشفق مولوی ابراہیم صاحب تورنہ
توڑی میں مولویت کے ملنے سے جو نزو۔ کیا تو بیٹھے بٹھائے
سئے مسائل اور نااتفاقیہ کو جسکو علما طے کرتے سلجھاتے
سلجھاتے مرگئے جیسے آمین بالجہر و رفع یدین
وغیرہ وغیرہ۔ مگر نہ سلجھا پر نہ سلجھا۔ اوسکو رواج دیتے
ایک مسجد ہاتھ موضع بابولپور میں جا بیٹھے اور نئی نئی طرح
کی حدیثیں چلانے لگے۔ جس سے سیدھے سادے دیہاتی تو تو
میں میں کچھ فائدہ نہیں۔ اور سپر طرہ یہ کہ لوگوں سے
زبردستی بحث و مباحثہ پر مستعد ہو جاتے ہیں اور
حنفیوں کے دل کو بیہودہ باتوں سے صدمہ پہنچاتے
ہیں۔ جسکا سرخ سیر۔ چنانچہ ایک حکیم صاحب موضع روری
پور ایک مریض کو دیکھنے گئے۔ خواہ مخواہ ان سے مسائل
مختلفہ پر بحث کرنیکو تل گئے۔ انہوں نے باتوں بات
ٹال دیا۔ تب آپنے غصہ میں کانپتے کیلئے فرمایا کہ ابو حنیفہ
نے کہا ہے کہ شراب پینا جائز ہے (اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم) اور اب تو اکثر بلکہ ۱۸ اور ۱۹ اور ۲۰ جولائی کی دوسرے
مقام سے بعض مولویوں کو بلا کر خوب ہی آمین و آمین
وعظ اور شاد دیا۔ بدولت پوچھتے ہیں کہ مولوی صاحب
اس سے آپکا کیا فائدہ نکلیگا۔ کیا کوئی حدیث ہاتھ لگی
ہے کہ آمین بالجہر و رفع یدین کو عام طور پر فرض کی
کرا کر جاری کرو۔ اور بقول آپکے کیا بغیر آمین بالجہر
و رفع یدین نماز نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ۔ یہ محض آپکا
تعصب نہ بیان و غلط بیانی ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہرگز
نہیں۔ اور اگر شہرت منظور ہو تو ماشاء اللہ لوگ
خوب جانتے ہیں۔ اور علمیت و قابلیت آپکی ظاہر ہے

آپسے اور مولوی صاحب پنجابی مدرس مدرسہ بھوڑی خان
صاحب سے وہ دو باتیں جو بھولی تھیں کیا یاد نہیں۔ اگر
بھول گئے تعجب نہیں پھر وہ دو بات کی خیر جانے۔ پہلے
اپنا شیشہ دیکھئے۔ تب دوسروں کی پھولی۔ کیوں صاحب
آپ جو شاعری کا دم بھرتے ہیں۔ معشوقوں کی جسم
کنارہ گال۔ پستان۔ کمر وغیرہ وغیرہ باندھتے ہیں کہاں
جائز آیا ہے۔ سود اور اجارہ جو لیتے دیتے ہیں کوشش
کرتے ہیں۔ کہاں وہ حدیث ہے۔ یا غیب ہے کوئی الہام
دماغ میں متعلق ہو کر جاتا کا ٹپک پڑا ہے۔ ذرا مجھے بھی
بتلا دیجئے۔ تو ایں حضور بھی در چاہ سو پر خرستہ انگیز
مجتہد وقت بجائین سے خلاف پیمبر کسے رہ گزید ٭
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ٭ دیکھئے دوستانہ سمجھاتا ہوں
کہ خدا کے واسطے آپ ان حرکات سے باز آئیے۔ صلح
اتفاق۔ یکدلی۔ ربط ضبط۔ اتحاد باہمی سے کام لیجئے
کوشش کیجئے۔ جو چند مختلف ہیں کار خیر کرنے دیجئے
پڑھنے والا نماز جس طریقہ پر پڑھتا ہے پوری ہو جاتی
ہو جاتی ہے۔ پھر جھگڑے جھاڑ بکھا بکھی کی ضرورت ہے؟
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی کو پورا
کرنے پر آمادہ و بیٹھا ہوا ہو تو اسکا علم اللہ کو ہے
مگر جہاں تک خیال کرتا ہوں آپ و آپ کی ذریات
اس سے الگ ہیں۔ یوں دنگی بازوں کو خدا جانتا ہے
واللہ اعلم بالصواب ٭

فرمایا رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے ٭ نکلیگی
آخر زمانہ میں ایک قوم کمسن کم عقل زبان زد ہوگا
اسکے قال قال رسول اللہ یعنے بغیر حدیث کے
کلام نہ کرینگے۔ پڑھیں گے قرآن کو نہ اتریگا اونکے
حلق سے نیچے۔ یعنے اون کے دلوں میں ایمان نہ ہوگا
اور خلوص دل سے قرآن پر عمل نہ کرینگے۔ بھاگینگے
دین سے جیسے تیر بھاگتا ہے کمان سے۔

الراقم

میں نداسعدی کوراہ صفا

[illegible]

بقلم

ع۔ ق۔ نور وحدت۔ از چھاؤنی دانا پور

قرب قیامت میں اب بھی شک ہے؟

جناب من تسلیم۔ مزاج مبارک۔ الحمد للہ۔ ایک کیا ہی عجیب خبر حیرت انگیز ہے۔ دروغ برگردن راوی۔ اخیر جولائی میں دربھنگہ ضلع کے ایک برہمن کا قصہ ہے۔ حضرت پنڈت جی جب مالا جپتے جپتے ستی ہو گئے۔ اور بت عشق پوجنے کا شوق ہوا تو اپنی دختر عزیز جی دہیر دیا جیسے ماشاء اللہ پنڈت جی کی عمر پچاس برس سے کم اور لڑکی کی ۱۲ برس سے زیادہ نہ ہو گی۔ اب خدا کی قدرت دیکھئے۔ جیسی چال ڈیسا حال۔ کر لے ار تو کیا۔ لیکن خدا سے خوف نہ کھایا۔ جسکا نتیجہ یہ پایا۔ کہ کتوں کی طرح گرہ بند ہو گئی۔ اب پنڈت جی ہزار جتن پاتے ہیں۔ نہ کیا بنتا ہے وہ تو بچ نکلے۔ غرضکہ پنڈت جی اسی حالت میں دربھنگہ ہسپتال میں لائے گئے۔ علاج ہو رہا ہے علاج ہو رہا ہے لیکن چھوٹنے والا نظر نہیں آتا۔ خدا پنڈت جی کو دوزخ نصیب کرے۔ ۱۰ اگست روز یکشنبہ کو تھانہ مظفر پور محلہ اسلامپورہ میں ایک بچارے مارواڑی پر ڈاکہ پڑا۔ چار ہزار کی چوری ہو گئی۔ یہ مقدمہ زیر تحقیقات مولوی محمد وراثت حسین صاحب سب انسپکٹر پولیس صدر تھانہ مظفر پور کے دیا گیا ہے۔ سب انسپکٹر صاحب نہایت کوشش و جانفشانی سے کام لے رہے ہیں۔ امید ہے کہ ضرور کچھ نہ کچھ پتا لگا ہی چھوڑیں گے۔ خدا اونکی محنت کا پھل دے۔ بصورت برآمدگی مال و گرفتاری چور نشان دہ و گرفتار کنندہ کیلئے مبلغ ۵۰۰ روپیہ انعام رکھا گیا ہے۔

راقم

م۔ ب

از مظفر پور۔

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

(یہ ایک قسم کا بابت تیل ہے) اے شائقین صاحبان! کیا ہی ایک نادر تحفہ آپکے پیش نظر کرتے میں آیا ہے۔ جو کہ کئی سال کے تجربہ اور کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے۔ جسکے ایک دفعہ کے استعمال سے آپ صاحبان ترکیب کنندگان کی داد دینے میں ہرگز توقف نہ فرمائینگے۔ وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند روغن کے بالوں میں لگا دیجئے۔ پانچ منٹ میں بالکل قدرتی سیاہی پر دیکھ لیجئے۔ عرصہ تک رہ رہ کر دوم تک پھر آئینہ دیکھنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بال بالکل نرم اور چمکدار رہتے ہیں۔ اسکی قیمت بہت قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے قیمت فی شیشی ۱۲ محصولڈاک ذمہ خریدار ۵ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جاویگا۔ ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پی ایبل ہوگی۔ ہمارے پاس صدہا سرٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش چند صاحبوں کے مختصر نام ذیل میں درج کرتے ہیں۔ آپ اپنے اطمینان کیلئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہیں۔ حکیم مولوی محمد عبد المجید صاحب قریشی دہلوی مالک اخبار ... بمبئی۔ سید احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ... ماسٹر ہر علیگڑھ ... بمبئی۔ محمد خان صاحب والد ... بمبئی۔ داؤد میاں صاحب ... بمبئی۔ شیخ کریم صاحب ... راولپنڈی۔ محمد یوسف خان صاحب پٹواری جہلم۔ سیٹھ ابراہیم صاحب ... بازار بمبئی۔ علاوہ اس خضاب کے ہمارے دواخانہ میں ہر قسم کی ادویات موجود ہیں۔ جن صاحبوں کو کسی قسم کی دوائی مطلوب ہو فہرست منگائیں قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ المشتہر حضرت مولانا عاشق یزدانی سید نور شاہ ہمدانی ۴ گوری محلہ پوسٹ آفس مانڈوی بمبئی

خضاب مذکورہ بالا دفتر چمنستان بہار سے منگانے پر بھی دستیاب ہو سکتا ہے۔ منشی عبد الرحمن ... آزاد ... طلب کرو

نوایجاد حیرت انگیز گھڑی

ایسی سراغ ... جو آپکو تعجب میں ڈال دے ... ہمیشہ حیرت کرے ... کا کام ... شخص کی ... صنعت ... پیدا ... ہے ... ہر جگہ ... نہیں سکتا ... نہیں جانتی ... کے خریدار کو ایک گھڑی مفت: (ہماری خاص فرینڈ واچ) جسکے ذیل ... نہایت مضبوط ... گارنٹی ۲ سال قیمت (ہماری خاص سلطنی واچ) ... مشین اسکی ... نہایت مضبوط ... گارنٹی چار سال قیمت ... کلائی پر باندھنے کی گھڑی ... گارنٹی دو سال قیمت ... چاندی کی قیمت ... بر جیبدار فرشی گھنٹہ ... اسکے ... نہایت ... ہیں ... مشین نہایت ... چابی لگا دو ... روز ... گارنٹی ... سال قیمت ... نوایجاد کوکو کلاک ... ہر شخص اسکی تعریف ... گھنٹہ بجاتا ہے ... خود بخود غائب ہو جاتی ہے ... گھنٹہ نہایت خوبصورت ... گارنٹی ... سال قیمت ... ملنے کا پتہ ... المشتہر

اسلامی دنیا

اقدام کا بیان ہے کہ راغب پلیح آفندی تاجر کی درخواست متعلق اجارہ جہازات پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئی۔ اور سے موجودہ جہازات کی مرمت کے علاوہ دو نئے جہاز بھی شامل کرنے منظور کر لئے ہیں اور ساتھ ہی میعاد اجارہ بھی ۲۰ سال سے گھٹا کر ۱۰ سال ہے دی ہے۔

خاندان سلطان المعظم کی چند شہزادیوں کے عنقریب عقد نکاح ہونیوالے ہیں اور سلطان مراد پنجم کی ۳-۴ صاحبزادیاں بھی انہیں شامل ہیں شادیوں کے مصارف کے لئے اعلیٰ حضرت نے ۱۰ لاکھ پونڈ کا خرچ منظور فرمایا ہے۔

گیارہ لاکھ آہنی پچ حجاز ریلوے لائن پر بیلین لگانے کے لئے ولایت سے تازہ منگائے گئے ہیں۔

وزارت بحریہ اور ایک یورپی کارخانہ جہاز سازی کے مابین ان ۲ اسٹیمروں کی تیاری کے متعلق باطمینان جو امید بذریعہ خط و کتابت طے ہو رہے ہیں جو ڈاک اور باربرداری کی غرض سے بنائے جانے کو ہیں۔ اور امید ہے کہ کارخانہ مذکورہ کا ایک ڈیلیگیٹ عنقریب آکر اس معاملہ کو بالکل طے کر دیگا۔ ان اسٹیمروں کی تیاری کا خرچ ساڑھے پانچ اور ۶ لاکھ پونڈ کے درمیان تخمینہ کیا گیا ہے۔

تیار بحر کی خبروں سے واضح ہوا کہ سیوریق میں امن قایم ہو گیا ہے۔ اور ۲۱ قریوں کے باشندے جو قبیلہ علیہ اور قرہ کیشلی کے مابین قتال و جدال ہونے کی وجہ سے ملک میں ادھر ادھر تتر بتر ہو گئے پھرتے تھے اسلئے اپنے گھروں کو لوٹ آئے ہیں۔

قسطنطنیہ کی جنرل کمیٹی حفظان صحت نے ایک غیر معمولی اجلاس میں یہ تجویز پاس کی کہ مصر سے آنے والوں کیلئے جو ۴۸ گھنٹہ کا قرنطینہ مقرر تھا وہ بڑھا کر ۵ یوم کر دیا جائے۔

اعلیٰحضرت سلطان المعظم نے خدیو المکرم کو مرصع نشان امتیاز عطا فرمایا۔

جاسوسونکی گپ

مسٹر سیسل روڈس نے اخبار سپکٹیٹر کو ایک خط لکھا جس میں ظاہر کیا ہے کہ اس چارج پر غور ہو رہا ہے کہ میں لبرل پارٹی کو اس شرط پر ۵ ہزار پونڈ چندہ دوں گا کہ برٹش گورنمنٹ مصر میں قیام کا ذمہ لیگی۔

ہز امپیریل مجسٹی زار روس نے فرنچ فوجی نمایش واقع ریمس میں شامل ہونیکے لئے پریسیڈنٹ لاؤبٹ کی دعوت کو قبول کیا۔ ڈنکرک پر فرودگش ہونیکے قبل زار روس پریسیڈنٹ لاؤبٹ کیساتھ فرانس کے شمالی سکواڈرن کو ملاحظہ کرینگے۔

کینیڈا کا ابلنڈر نامی اسٹیمر جو یوکون سے روانہ ہوا تھا پنجشنبہ کی شب کو برف کی ایک ٹیکری سے ٹکرایا اور ۲۰ منٹ میں غرقاب ہو گیا۔ ۴۰ پاسنجر غرق ہو گئے جن میں گورنر روز کی بیوی۔ لڑکی اور بہتیجی بھی غرق ہوئی۔ ایک سو گیارہ پاسنجر بچائے گئے۔

لارڈ کچنر تار دیتے ہیں کہ گشتی جماعت کے ۱۵۰ سپاہیوں نے برونکہوٹ سپروٹ میں گشت لگاتے وقت ڈولنگ کی نوچہرہ دفعتہ حلہ کیا ۴۰ فوج مقتول ہوئے چونکہ دشمن کی تعداد قریباً ۵ سو تھی اسلئے ہماری فوج ان کا تعاقب نہ کر سکی۔ ہماری فوج کا ایک سپاہی مقتول اور ۲ مجروح ہوئے جن میں کپتان مورلی بھی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ۴۲ سپاہیوں کا پتہ نہیں ہے۔

کرنل کریغ نے کرٹز نگر کو دریائے آرینج کے اس پار بھگا دیا۔ کرٹز نگر کے ساتھ صرف ۱۰۰ سپاہی تھے۔ جن میں اکثر پیادہ تھے۔

زار روس ڈنکرک جانے وقت مقام ڈنزگ پر شہنشاہ جرمنی سے ملاقات کرینگے جہاں ۱۸ ستمبر کو فرنچ سکواڈرن کا ملاحظہ فرمائینگے۔ زارینہ ڈنکرک پر زار روس کے ساتھ فرودگش ہونگی بلکہ مقامی ریمس کی فوجی نمایش کیرت زار سے ملینگی۔

۲۰ تاریخ حال کو کرنل بینس نے مقام ڈورن بورٹ پر ایک فرنچ فوج پر حملہ کر کے ۲۰ ڈچوں کو گرفتار کر لیا۔ جن میں سے ایک برگر کا خسر بھی ہے۔ کرنل گارٹ نے ۱۰ ماہ حال کو مقام ہونگسپرورٹ پر ایک فرنچ فوج پر حملہ کیا۔ ۵۰ فرنچ قید کئے گئے۔ جنرل چارلس ناکس کی فوج ۵۰ فرنچ فرانسیسی کا مقابلہ کر رہی ہے۔ جو کیپ کالونی میں داخل ہو کر مقام ویپنر پر جنرل کرٹز نگر کی فوج کے ۵۰۰۰ آدمیوں کے ساتھ مل گئے ہیں۔

فرنچ اخبارات لکھتے ہیں کہ زار روس کا سفر فرانس ان دونوں سلطنتوں کے دوستانہ تعلق کا تازہ ثبوت ہے۔ ہر امپیریل مجسٹی زارینہ بھی زار روس کے ہمراہ ہونگی۔

لارڈ کچنر تار دیتے ہیں کہ گذشتہ ہفتہ میں ۴۰ فرنچ مقتول ۲۰ مجروح اور ۴۸ گرفتار ہوئے۔ ۵۵ نے ہتھیار ڈال کر اطاعت قبول کی۔

کرنل مارچنڈ جنہوں نے فاشوڈا میں شہرت پائی ہے۔ فرنچ افواج متعینہ چین کے کمانڈر مقرر ہوئے۔

لارڈ کچنر کی طرف سے جنگ جنوبی افریقہ کے متعلق جو تار وصول ہوا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتک میدان میں ۱۳ ہزار ۵۰۰ فرنچ ہیں۔

محمد عالم خان بارکزئی گورنر قندہار بحکم امیر صاحب بگڑ گیا۔ اور وہ کابل کو بھیجا جائیگا۔ کابل کے مشہور تاجر باشی میر احمد شاہ خان صاحب کے برادر محمد حسین شاہ خان کو نیا حاکم مقرر کیا۔

پشاور کوہاٹ کی سڑک پر ۹ کی رات کو سو رانجلون پر ۲۰ آفریدیون کا ایک گروہ آ پڑا مسافرون کو لوٹا۔ سب کچھ چھین لیا۔ پولیس پٹرول ملی اسکو بھگا دیا۔ ایک کو زخمی کیا۔

فیروز پور کے مسٹر موہن چند لندن کے امتحان بیرسٹری میں پاس ہوئے۔ لالہ مکند لال بھی کالج مذکور کے امتحان برقی مین پاس ہو کر دوم نکلے۔

بکنیشہ ناتھ بوس ممبر ڈپٹی مجسٹریٹ کو میدان کر بجرم چوری دو سال قید سخت ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

رنگون میونسپلٹی کے انسپکٹر مسٹر جارج تھیلش نے بندوق سر مین مار کر خودکشی کی بھیجا اوڑ گیا۔

ٹاؤن ہال دہلی مین بصدارت صاحب ضلع بہادر ۱۹ تاریخ کو عام جلسہ دربارہ تاسف وفات جناب حاذق الملک مرحوم و مغفور کیا گیا۔ باوجود بارش کے دل پر تھا۔ قرار پایا کہ ایک لاکھ روپیہ سے یادگار قائم ہو۔ مدرسہ طبیہ کو مستقل کرینگے۔

شملہ مین میو آرٹ (عجائبخانہ) کی افتتاح ۴ ستمبر کو منایا جائیگا۔ حضور لیڈی منٹو افتتاح فرمائینگی۔

جمعہ گذشتہ کی صبح کو کوہ مری مین زلزلہ محسوس ہوا۔ راولپنڈی مین بھی ہلکا پایا گیا۔

وادی کورم مین واقع متصل علی زئی ۱۹ وین پلٹن پنجاب کے ۳ آدمیوں پر ۳ پٹھانون نے حملہ کیا۔ فوج پیشیا کے آنے پر پٹھان بھاگ گئے۔ صرف ایک نے خنجر لیا تھا۔

نمائش تصاویر شملہ حضور والیسرائے نے کھولی

حضور لاٹ صاحب پنجاب معہ حضور لیڈی ینگ و حضور کمانڈر انچیف بھی تھے۔ اس نمائش میں انگریزون نے انعام پائے۔ اہل ہند سے محمد یوسف نے ۱۰۰ روپیہ کا انعام حاصل کیا۔

آگرہ آباد کے عیسائی مرضع میدرآباد مین ایک نرس معہ تین یورپین لڑکیون کے گنگا مین ڈوب گئی۔

میونسپلٹی آگرہ نے ۱ فیصدی کے حساب سے ٹیکس آبرسانی عاید کیا۔ اسپر رعایا چیخ اٹھی ہے اہل آگرہ نے گورنمنٹ سے فریاد کی۔ کہ غریب یہ ٹیکس نہ لگے۔ ورنہ شرح بہت درجہ کم کیجائے۔

مظفر نگر مین رشوت پولیس کا مقدمہ عدالت سشن نے طے کیا۔ فیصلہ ۲ تاریخ ستمبر پر ملتوی کیا گیا ہے۔ انسپکٹر حبیب اللہ سب انسپکٹر حبیب احمد۔ ہیڈ کنسٹبل فتح دین ملزم ہین اور سشن جج خانبہادر سید اکبر حسین ہین۔

ترچناپلی مین بوئر قیدیون کے کیمپ مین ہیضہ پھوٹا۔ نقل مقام کرنیکا حکم حضر مدی بھیجا گیا۔

مقدمہ سبس چاند ہیانہ مین فتح محمد ڈپٹی انسپکٹر رہا کیا گیا۔ لیکن قاضی فضل احمد سابق کورٹ انسپکٹر ۱۰۰۰ کی ضمانت پر ہے۔

رسالہ اور پلٹن کی تربیت کے سکول حکم ہوا کہ بجائے راولپنڈی و لکھنؤ کے سیالکوٹ و فتح گڈھ مین قائم کیے جائین۔

رنگون مین سوالات امتحان اوڑ نکال لیے ہے۔ ڈیفنس کی شہادت ۲۴ اگست کو ہوئی ہوگی تمام ملزمون نے بیقصور ہونیکا دعوی کیا ہے

قانون انتقال اراضی کے باعث غیر زمیندار جو ایکڑ زمین ۱۰۰ روپیہ کا تھا ۲ مین ملتے ہین۔

نواب صاحب بہاولپور نے چندہ یادگار قیصرہ کے لیے ۲۰ ہزار روپیہ دیا۔ اور ۲ ہزار مرمت عیدگاہ کے واسطے بھی دیا۔

تازہ خبر آئی ہے کہ دریائے انڈس ڈیرہ غازیخان مین پھر زور و شور پر ہے۔ چھاؤنی کی طرف زور بڑھ رہا ہے۔ دریا کا رو تیزی پر ہے۔ بند کھلتے جاتے ہین رخ بیٹھ رہے ہین۔ خوف چپک اوٹھا۔

سنا گیا ہے کہ آنریبل ممتاز الدولہ نواب فیاض علیخان ریاست جیپور کے مدار المہام مقرر ہوئے۔

آگرہ آباد مین ایک فوجی گورہ مسمی جارج فورد سشن سپرد ہے کہ اوس نے اپنی رجمنٹ کے ایک انگریز ڈرمر کو مار ڈالا تھا۔

انجمن تعلقداران اودھ کی طرف سے قرار پایا کہ حضور لفٹنٹ گورنر بہادر کو الوداعی ایڈریس دین

مقدمہ بلوہ منی پور مین ۳۵ ملزم سزایاب تھے ہائیکورٹ نے ۲۰ مجرم رہا کیے۔ باقی ۱۵ کی سزائین ۲ سے ۷ سال تک گھٹا دین۔

طاعون شکار

تاریخ ماہ اگست	[illegible]	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۸ ار	۳۹	۳۴	۱۲۶
۱۹ ار	۲۹	۲۴	۱۲۷
۲۰ ار	۳۴	۲۹	۱۲۶
۲۱ ار	۲۸	۳۴	۱۱۹
۲۲ ار	۲۸	۲۹	۱۵۴
۲۳ ار	۳۲	۳۱	۱۳۳
۲۴ ار	۱۶	۲۸	۱۴۴

حمیدی پریس واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا